غزل

میجر (ر) محمد سعید اختر

دیدہ ور رشتۂ ابر و گہر جانتے ہیں
سجدہ ریزی کا مزہ نجم و شجر جانتے ہیں

سقف و دیوار سے پیدا ہیں عمارات فقط
پیار و ایثار کا مسکن ہو تو گھر جانتے ہیں

خود بخود ٹوٹ کے زنجیریں گرا کرتی ہیں
پائے اثبات کا جب لوگ ثمر جانتے ہیں

توڑ دیتی ہے یہ اک آن میں صدیوں کا جمود
دلِ بیدار سے نکلی ہوئی آہِ سحر جانتے ہیں

پیار رکھتے ہیں گلوں سے مگر اے جانِ وفا
ہم تو کانٹوں میں بھی جینے کا ہنر جانتے ہیں

بہہ نکلتے ہیں جو پتھر سے بھی اکثر دریا
ہم اسے معجزۂ دیدۂ تر جانتے ہیں

ہر زماں باندھ کے رکھتے ہیں وہ ساماں اختر
اہلِ دانش کہ جو آدابِ سفر جانتے ہیں

سورج سر پر آن کھڑا ہے

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی

ہمارے ملک کی سیاست میں جس منفی انداز نے جنم لیا ہے وہ انداز نہایت ہی بے برکت اور خطرناک ہے۔ پگڑی اچھالنا ایک محاورہ سنا تھا مگر یہ محاورہ اب عمل کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اب تو پگڑی اچھالنے سے لے کر جوتی اچھالنے تک بات جا پہنچی ہے اور اپنے سیاسی مخالف کے لیے ہمارے سیاسی لوگ جس زبان اور انداز گفتگو کو منتخب کرتے ہیں وہ بہت ہی ناپسندیدہ اور نامعقول ہوتا ہے۔ سر دست ہمیں تازہ ترین وارداتِ لندن پر کچھ عرض کرنا ہے۔ ہمارے وطن عزیز کے ایک مستعفی صدر پرویز مشرف صاحب آج کل لندن میں نہایت سرگرم زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ پاکستان کے اقتدار پر بزور بندوق ۹ سال تک بلاشرکت غیرے قابض رہے۔ اپنی پسند کے مطابق پاکستان کی تاریخ وجغرافیہ ادھیڑتے اور سیتے رہے۔ قسمت کا لکھا غالب آیا۔ بیرونی آقایان نعمت نے اشارہ کیا کہ بس اب تم پرانے اور ناکارہ کارتوس ہو گئے ہو، ہم نیا وفادار لا رہے ہیں۔

مشرف نے فوراً تعمیل حکم کی اور پھر دیار فرنگ میں جا ڈیرے جمائے، کچھ عرصہ تک خاموش رہے، پھر نجانے خواب میں کیا دیکھا۔ پرانی یادیں تازہ ہوئیں اور ایک نئی مسلم لیگ بنانے کا اعلان کر دیا۔ اب وہ ایک سیاسی شخصیت بن کر سامنے آ رہے ہیں۔ اپنے نئے روپ میں انھوں نے جو انداز گفتگو اپنایا ہے وہ بہت ہی غیر ذمہ دارانہ ہے بلکہ ملک کے وقار کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بہت ہی نامعقول اور خطرناک ہے، وہ پاک فوج کے ایک ذمہ دار ملازم رہے ہیں اور پھر ایک نہایت ہی ذمہ دار عہدۂ صدارت پر فائز رہے ہیں۔ لیکن انھوں نے کشمیر کے بارے میں جو کچھ کہا وہ نہایت ہی مجنونانہ حرکت ہے۔ انھوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی حکومت کے حمایت یافتہ اور تربیت یافتہ حالات خراب کرتے ہیں اور تحریک آزادی کشمیر میں پاکستانی حکومتیں ملوث رہتی ہیں۔ بھارت نے ان کے اس بیان کو اپنی پاک دامنی، مظلومیت اور اپنی سچائی کا سب سے بڑا گواہ قرار دیا ہے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

پاکستان کے ایک بہت بڑے سیاسی نصب العین کو اس بیان نے شدید نقصان پہنچایا۔ قائداعظم نے تو کشمیر کو وطن پاک کی شہ رگ کہا ہے۔ یہ بہت ہی حساس مسئلہ ہے، اس حساس مسئلے پر بدحواسی میں بیان دینا یا تو ہذیان کی کیفیت کا

پتہ دیتا ہے یا کسی گہری بدنیتی کا غماز ہے اور یہی بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ جناب مشرف نے اپنے دور میں کشمیر سے متعلقہ اہم امور ان لوگوں کے ہاتھ میں دیے تھے جن لوگوں کی نیت ۱۰۰ فیصد خرابی کا شکار تھی۔ ان بین الاقوامی سازش کاروں میں سرفہرست مسٹر طارق عزیز کا نام آتا ہے۔ مسٹر طارق عزیز مشرف دور میں بین الاقوامی امور عموماً اور کشمیر امور خصوصاً اپنے زیرِ تصرف رکھتے تھے۔ ابھی تازہ ترین اطلاعات جو مسٹر رضا ہراج سابق وزیر مملکت برائے قانون و پارلیمانی امور نے ٹی وی پر فراہم کی ہیں ان کے مطابق اب بھی کشمیر سے متعلق امور مسٹر طارق عزیز ہی سرانجام دے رہے ہیں۔ کشمیر بالکل ایک ایسا مسئلہ ہے جو پوری دنیائے کفر کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ اسلام دشمن منصوبے کے مطابق یہاں پر دین پرستی کے قلع قمع کے لیے ایک ملحدانہ دلآویز مذہبی عنصر کو غالب کرنا چاہتے ہیں۔ اس نئے پروگرام میں قادیانی ریاست کے لیے بہت ہی احسن طریقے سے راہ ہموار کی جارہی ہے۔

مسٹر طارق عزیز ایک معروف قادیانی ہیں اور مشرف دور میں قادیانیوں کی حد درجہ سرپرستی کی گئی۔ اس سلسلے میں ملک کے اہم ترین اور ذمہ دار اداروں میں کلیدی مناصب پر قادیانیوں کو فائز کر دیا گیا۔ لوگ اس مسئلے کو محض ایک مذہبی جنون یا مولویانہ سوچ قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ ایک سیاسی وقومی مسئلہ ہے۔ یاد رہے کہ قادیانی تو اپنے فکر وعمل میں بہت ہی پختہ ہیں۔ سر ظفر اللہ سابق وزیر خارجہ پاکستان نے قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن جب سر ظفر اللہ کی اس حرکت پر وقتاً فوقتاً اظہار نفرت ہوا تو موجودہ دور کے قادیانی لوگوں نے اپنا انداز بدل لیا ہے۔ اب وہ اپنے دھرم کا اظہار بھی نہیں کرتے بلکہ خاموشی سے حکومتی اور مقتدر طبقوں میں اپنا اثر ورسوخ بڑھاتے رہتے ہیں۔

قادیانیوں کے نزدیک قادیان کی حیثیت مکہ شریف اور مدینہ شریف کی طرح ہے۔ اس لیے وہ بھی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں۔ امریکہ کے اپنے مفاد ہیں۔ بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتیں پاکستان کے سر پر ایک نیا اسرائیل بٹھانا چاہتی ہیں۔ اس لیے کفر کی سازشی مشینوں کے تمام پرزے حرکت میں آگئے ہیں، بہت ہی گہری سازش ہے۔

قادیانیوں کا لباس تو مذہب ہے لیکن ان کا وجود کفر والحاد ہے۔ اس لیے کشمیر کو قادیانی ریاست بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلایا جائے گا کہ پاکستان تو اب ناکام ریاست بن گئی ہے، لو اب ہم نے تمہارے رہنے کے لیے نئی مذہبی ریاست بنادی ہے۔ اس لیے ”کشمیر ہمارا ہے اور سارے کا سارا ہے“ ایسے نعرے اور جذباتی نعرے لگانا بند کر دو۔ بھارت مسلسل جارحیت اور مسلم کشی کے بعد تھک ہار بیٹھا ہے۔ اب اس نے اندرون خانہ بین الاقوامی بساط پر سازش کے چہرے بچھائے ہیں۔ ان میں سے ایک چہرہ ایوان صدر میں فروکش مسٹر طارق عزیز ہے جس کا کوئی سیاسی نسب ہے اور نہ ہی اس کا حلقہ شریفاں سے کوئی تعلق ہے۔

اچھی شہرت کے مالک سابق وزیر مملکت نے ایک ٹی وی پروگرام میں انکشاف کیا، میر ظفر اللہ جمالی کو کروڑوں ڈالر رشوت لے کر ہٹایا گیا تھا اور یہ ڈالر اس وقت کے ایک وزیر نے بطور رشوت پیش کی تھی لیکن چونکہ وزیراعظم شوکت عزیز بن گئے تھے اس لیے مسٹر طارق عزیز کے گھوڑے ناکام رہے تھے۔ لہٰذا طارق عزیز نے یہ رقم اسی خواہشمند وزیر کو واپس کر